بسم اللہ الرحمن الرحیم

انکارِ ختمِ نبوت اور بریلوی حضرات

مؤلف: حضرت مولانا ابو ایوب قادری حفظہ اللہ

ناشر: عالمی مجلس تحفظ اکابر دیوبند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انکارِ ختمِ نبوت اور بریلوی حضرات

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلھا اما بعد!

برادرانِ گرامی قدر! بہت دنوں سے خواہش تھی کہ ایک مضمون جو ذہن میں گردش کر رہا ہے اُس کو سپردِ قلم کر دیا جائے؛ تاکہ امت مسلمہ کیلئے فائدہ مند ہو، مگر نہ لکھ سکا، اب تائیدِ ایزدی سے چند باتیں آپ کی خدمت میں رکھنے لگا ہوں، اللہ کریم مدد و نصرت فرمائے!

گزارش یہ ہے کہ مَنۡ عَادیٰ لِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ بِالۡحَرۡبِ حدیث شریف کئی بار پڑھی، مفہوم و مطلب بھی اپنے اکابرین و اساتذہ سے سمجھا، مگر عملی نمونہ اور مشاہدہ تب ہوا جب رضاخانیت کے اندر جھانک کر دیکھا، آنے والی سطور سے آپ لوگ بھی مشاہدہ کرلیں گے، یہ لوگ منکرین نبوت اور ختم نبوت ہمیں کہتے تھے، خدا نے انہی کے گھر سے ان کے اکابر کو کہلوا دیا۔ فللہ الحمد

جہاں تک نبوت اور ختم نبوت کا تعلق ہے تو اتنی بات یاد رکھنی چاہئے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ بندوں کو خلقت کی راہنمائی و راہبری کیلئے چنا اور پسند کیا، وہ اپنے اپنے زمانے میں تشریف لا کر خلقت کو سیدھی راہ

دکھاتے رہے، نبوت کا مبدأ اور ابتداء تو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں، انہی سے آغاز ہوا، اور دنیا میں بعثت سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی ہوئی اور سلسلۂ نبوت چلتے چلتے آنحضور پُرنور شافع یوم النشور پر ختم ہوگیا۔

اس کی حکمتیں تو خدا ہی جانتا ہے مگر ہمیں سمجھ یہ آتی ہے کہ سرکار سے سلسلۂ نبوت شروع فرما کر بعثت جناب آدم علیہ السلام سے شروع کی گئی یہ یونہی ہے کہ جیسے کوئی بادشاہ جب کہیں دوسرے ملک کام پر چلا جاتا ہے تو اپنی جگہ نائب مقرر کر کے جاتا ہے۔

یہاں بھی تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات تشریف لاتے رہے، مگر سارے نائبین تھے، اور اصل وذاتی نبوت تو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی، جیسا کہ سیدنا الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق بھی یہی ہے کہ آپ کی نبوت اصل ہے اور باقی انبیاء کی نبوت بالعرض، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت خدا نے بغیر واسطہ اور وسیلہ کے دی ہے، اور باقی سارے انبیاء کو نبوت سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے ملی ہے، اسے کہتے ہیں بالذات اور بالعرض۔

اس کی مثال یوں بھی ہوسکتی ہے سورج کی وجہ سے روشنی چاند ستاروں کو ملتی ہے اس سے سورج کا وجود اول ہوگا، ہاں ظہور آخر، جیسے رات

کو چاند ستاروں کی چمک سورج کی وجہ سے حالانکہ وہ نظر تو نہیں آ رہا، مگر جب نظر آتا ہے تو سب روشنی کے علمبردار چھپ جاتے ہیں، اور اس کے ظہور کے بعد کسی اور روشنی کے مینار کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی، یونہی سرکار کی روح فتوح کو نبوت کا تاج سجایا گیا عالم ارواح میں، پھر آپ ہی کی وجہ سے کم وبیش چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات کو نبوت ملی، پھر آ کر میں سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، تو آپ کے بعد اب کسی اور نبی کے پیدا ہونے کی ضرورت نہ رہی۔

اللہ نے یہ شان ومرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا کہ آپ وجود نبوت میں اول ہیں، مگر آپ کا ظہور سب سے آخر میں ہوا، یوں آپ اول بھی ہیں اور آخر بھی۔

یہاں ایک بات کا اظہار ضروری ہے کہ خدا نے اس سفارت اور نبوت کیلئے انسانوں سے ہی بعض برگزیدہ انسانوں کو کیوں چنا؟

خدا تعالیٰ کی ذات نہایت وغایت تقدس والی ہے، جبکہ عام انسان غایت ظلمت میں ہیں، اب ایسی ذواتِ قدسیہ کی ضرورت ہے جو خدا سے احکامات لے کر بندوں تک پہونچا سکیں، ظاہر ہے فرشتے قدسیت میں تو معروف ہیں، مگر ہمارے تک احکام پہونچانا ان کے بس میں نہیں؛ اسلئے

کہ موانست، مجانست نہیں۔

جبکہ جن کی طبیعت میں شرارت اور فطرت میں میل ہے، شعلہ پن ہے وہ احکامات کو نہ لے سکتے تھے اور نہ ہی پہونچا سکتے تھے کہ مخلوق خدا ویسے ہی جنوں سے ڈرتی ہے، اس لئے انسانوں میں سے ہی ان ذوات قدسیہ کا چناؤ ہوا جن کو اللہ نے معصوم بنایا اور عصمت کی چادر اوڑھا دی، اور جن کی عزت وشان وشوکت وسطوت پر کسی قسم کا دھبہ اور داغ نہیں جو کہ عصمت کی چادر کو بدنما کردے۔

تو یہ خدا سے احکامات کو لے کر مخلوق خدا تک پہونچاتے تھے ان کیلئے احکام لینا بھی درست اور آگے دینا بھی درست، کیونکہ آگے بھی انسان اور یہ بذات خود بھی انسان، گو انسانوں کے اعلیٰ طبقہ اور مرتبہ اورشان ومقام میں ایسے کہ انسانیت کے سارے طبقے مل کر مقابلہ نہ کرسکیں۔

اس قدر عظمت ورفعت ماننے کے باوجود کہ آپ سے بڑھ کر شان ومقام مرتبہ قدر ومنزلت میں خدا کی کل خدائی میں کوئی نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ بقول شاعر بعد از خدا بزرگ

توئی قصہ مختصر

مگر رضا خانی الٹی عقل والے اور ہیر پھیر کے ماہرین اور مشاقین نے امت کو انگریز کی ایماء پر توڑنے کا پروگرام بنایا اور لنگوٹ کس کر میدان میں اتر پڑے، اور لگے ہر ایک کو کافر و مشرک اور گستاخ بے ادب و بے ایمان بنانے۔ (اعاذنا اللہ منھم)

سو سال سے زائد یہ لوگ اس تکفیر کے دو دھاری خنجر سے امت مسلمہ کا ناحق قتل عام کرتے رہے، مشہور زمانہ ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ خدا کی مار ان پر ایسی پڑی کہ آپس میں ہی اپنے بزرگوں کو نبوت اور ختم نبوت کا منکر سمجھنے لگے اور کہنے لگے۔

ہم نے جتنا ہو سکا اس کو اکٹھا کر دیا، اگر کسی صاحب کے پاس اس سے زیادہ حوالجات ہوں تو مزید اس کو بڑھایا جا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، اور اپنے دین عالی کی خدمت کیلئے ہمیں قبول فرمائے، اور یہ اسی کی مہربانی ہے اور توفیق و عنایت ہے کہ ہم دین کی خدمت کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، خدا تعالیٰ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔

رضا خانی حضرات کے گھر ایک مسئلہ چل پڑا کہ آیت مغفرت ذنب میں معنیٰ کیا ہونا چاہئے؟ بعض لوگوں نے رضا خان صاحب فاضل بریلوی والا معنیٰ کیا کہ ” آپ کے سبب سے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ

معاف کرے" اور بعضوں نے یہ کہا کہ " آپ کے بظاہر اور صورتاً گناہ اللہ معاف کرے" اور بعض نے خلافِ اولیٰ کے الفاظ استعمال کئے، اور بعضوں نے صراحۃً گناہ کی نسبت آپ کی طرف کی، رضا خان کی فکر والے افراد نے باقی تراجم والوں کو کان پکڑا دیئے، اور انہیں نبوت کا منکر قرار دیا۔

آیئے! تفصیل ملاحظہ فرمائیں! یہ ہمارے سامنے " تحقیقات غلام مہر علی" موجود ہے، اس میں " دیوبندی مذہب" کا مصنف غلام مہر علی چشتیاں کا رہنے والا یوں لکھتا ہے:

" قرآن مجید کے کسی لفظ کا ترجمہ ومعنیٰ یا کسی نجی گفتگو میں اپنی طرف سے آپ کیلئے گناہ یا گناہ گار کا لفظ بولنا آپ کی نبوت کا انکار وکفر ہے" (معرکۃ الذنب صفحہ ۱۷، تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۲۲۰)

آگے لکھتے ہیں:

" جو شخص کسی مقدس نبی کو گناہ گار سمجھتا ہے یا لکھتا ہے خواہ بتاویل گناہ سمجھے یا لکھے یا بتائے، وہ نبی کی نبوت کا منکر ہے، تو نبی کی نسبت لفظ ذنب کا معنیٰ باضافت حقیقیہ الی النبی گناہ نہیں ہوسکتا" (تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۲۲۷)

”یہ ترجمہ کہ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے سراسر عصمت رسول سے بغاوت و جہالت وشقاوت ہے، نبی کی نبوت کا انکار وکفر ہے“

(تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۲۲۸)

”نبی کیلئے گناہ کا لفظ بولنے والا اس کی نبوت کا منکر اور کافر ہے“

(تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۳۳۸)

”چونکہ آپ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کل کام پسندیدہ نہ تھے؛ بلکہ بعض خلاف اولیٰ ناپسندیدہ تھے، لہٰذا آپ کی پھدی ملعون ھذہ الامۃ اللہ بخش نیر والطاف حسین کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی نہ تھے“ (تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۷ رسالہ جوابات رضویہ)

”خلاف اولیٰ ناپسندیدہ کام کو پسندیدہ وبہتر نبی پر الزام لگایا اور السعید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اتنی دفعہ ثابت کیا کہ شائد اتنی دفعہ کلمہ بھی نہ پڑھا ہوگا، اور خود اپنے استاد یا مرشد کے فیصلہ کہ نبی کل امور میں پسندیدہ ہوتے ہیں کے نتیجے میں منکر نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کر اپنے انجام کو پہونچے“ (جوابات رضویہ صفحہ ۱۸)

”آپ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمر بھر ناپسندیدہ، خلاف اولیٰ کاموں کا الزام لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے منکر ہو کر تجدید ایمان ونکاح کا

بندوبست بھی کرلیجئے“ (جوابات رضویہ صفحہ ۲۴)

”حامد سعید صاحب آپ اور اللہ بخش نیر اور الطاف سعیدی میری بیعت ٹوٹنے کی فکر کی بجائے (کاظمی صاحب کے نزدیک ناپسندیدہ کام نہ کرسکنے کے حوالے سے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ناپسندیدہ کام ثابت کرکے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے انکار کی سزا میں اپنے ایمان اور نکاح ٹوٹنے کی فکر کریں“ (جوابات رضویہ صفحہ ۲۸)

”تو بقول کاظمی صاحب جب نبیوں نے اپنے ظالم ہونے کا اقرار کرلیا تو معاذ اللہ اپنے نبی ہونے کی نفی کردی“ (جوابات رضویہ صفحہ ۹۰)

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خلاف اولیٰ ثابت کرنے والا جاہل ملاں اللہ بخش نیر بفیصلہ کاظمی صاحب منکر نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوکر مرتد قرار پاکر ملعون بھی ٹھہرا، اور رشدی کی معنوی اولاد بھی“ (جوابات رضویہ صفحہ ۲۹)

”ترجمۃ البیان میں خلاف اولیٰ ناپسندیدہ سب کاموں کا مرتکب لکھنا یہ نص قطعی کا انکار ہے یا حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار ہے“ (جوابات رضویہ صفحہ ۳۳)

”سعیدی حضرات کاظمی صاحب کی مار سے اپنی بیعت؛ بلکہ ایمان کی فکر کریں؛ کیونکہ کاظمی صاحب کے نزدیک نبی ہوتا ہی وہ ہے جس کا

ہر کام اولیٰ پسندیدہ ہو مگر بعض سعیدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خلاف اولیٰ، نہ بہتر و ناپسند کام ثابت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے ہی منکر ہو کر مرتد ہو رہے ہیں“ (جوابات رضویہ صفحہ ۶۸)

خلاصہ یہ ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے یہ کہنا کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوئے یا یوں کہنا کہ آپ کے خلاف اولیٰ معاف ہوئے یہ انکار نبوت اور کفر و ارتداد ہے، اور قائل منکر نبوت اور کافر و مرتد ہے۔

اب دیکھئے! کون کون لوگ اس انکار نبوت کے اعزاز کو حاصل کرتے ہیں؟

فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

”مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی، اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کیلئے“ (فضائل دعا صفحہ ۸۶)

مولوی نقی علی خاں صاحب لکھتے ہیں:

”ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ“ (الکلام الاوضح صفحہ ۶۲)

مولوی سردار احمد لائل پوری فرماتے ہیں:

”جب نازل ہوئی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کے اگلے پچھلے

تمام گناہ بخش دیئے گئے الخ" (فوائد دورۂ حدیث شریف صفحہ ۷۸)

جناب احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

"تا کہ اللہ آپ کیلئے معاف فرمادے آپ کے اگلے اور پچھلے بظاہر خلاف اولیٰ سب کام (جو آپ کے کمال قرب کی وجہ سے محض صورۃً ذنب ہیں حقیقۃً حسنات الابرار سے افضل ہیں) (التصدیقات صفحہ ۲)

تقریباً پاک وہند کے ۱۲۰ علمائے بریلویہ نے اس کی تصدیق کی۔ (دیکھئے! التصدیقات لدفع التلبیسات)

ابوالخیر زبیر حیدرآبادی پر جب اختلاف ہوا تو اشرف سیالوی کو ثالث چنا گیا اس نے جو فیصلہ لکھا اس میں ہے:

"جن چیزوں سے آپ نے منع فرمایا؛ لیکن بعدازاں ایسا کیا بھی تا کہ معلوم ہو کہ یہ چیزیں حرام نہیں تو اس خلاف اولیٰ کے ارتکاب کو ذنب سے تعبیر کیا گیا اور وہ بھی معاف کرنے کا اعلان کر دیا گیا" (فیصلۂ مغفرت ذنب صفحہ ۳۵)

اس فیصلہ کی تصدیق کرنے والے پاک وہند کے ۲۰۴ علمائے بریلویہ ہیں۔ (دیکھئے! فیصلۂ مغفرت ذنب)

تو یہ سب کے سب منکر نبوت ہوئے، اور جب نبوت کے منکر

ٹھہرے تو ختم نبوت کے منکر بھی بن گئے۔

باقی رہی یہ بات غلام مہر علی چشتیاں کا معتبر ہے یا غیر معتبر؟ تو اس کا جواب اتنا ہے کہ اس کی کتاب تحقیقات غلام مہر علی میں تصدیقات بھی کئی بریلوی علماء کی ہیں۔

اور تذکرہ اکابر اہل سنت میں شرف قادری صاحب نے جن کو مفتی منیب صاحب سند اور حجت قرار دیتے ہیں، مسلک بریلویہ کیلئے وہ یوں تعریف کرتے ہیں: "فاضل جلیل، مولانا مہر علی" (تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ ٦٦)

اور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب لکھتے ہیں:

"آپ نہ صرف ایک معروف اور ممتاز سنی خطیب ہیں وہ ایک زبردست مناظر ہیں، آپ کی تصنیف "دیوبندی مذہب" نظریاتی دنیا میں کوہ الوند بن کر سامنے آئی، اور دیوبندی مناظرین اس کی چٹانوں سے سر پھوڑتے رہے، اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپے، اس پر دیوبندی پریس نے آہ وفغاں کی، مگر یہ کتاب اپنے ٹھوس دلائل کی وجہ سے مقبول ہوتی گئی" (تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور صفحہ ۴۱۹)

ان کی تعریف وتوصیف دیگر حضرات سے بھی مل سکتی ہے، مگر

بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

قارئین ذی وقار! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ سارا طائفہ ہی نبوت کا منکر اور منکر ختم نبوت نظر آتا ہے۔

ایک اور دلیل سے

مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب اور ان کے مؤیدین اور ہم مشرب لوگوں نے ایک نظریہ دیا کہ آنحضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۴۰ سال سے قبل نبی نہ تھے؛ بلکہ ۴۰ سال کے بعد نبی بنے، اس سلسلے میں انہوں نے کئی کتب تحریر فرمائیں، تحقیقات، نظریہ وغیرھا۔

مفتی نذیر احمد سیالوی صاحب ان کے رد میں لکھتے ہیں:

"نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم ارواح میں بالفعل تسلیم کرنے کے باوجود قبل از بعثت اس کے بالفعل (بمعنیٰ مصطلح) ہونے کا انکار کرتے ہیں، جو کہ زوال نبوت کا قول کرنے کے مترادف ہے" (نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صفحہ ۲۸۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"البتہ تحقیقات کچھ لوگوں کو انکار نبوت کا انعام ضرور دے چکی ہے" (تصریحات ج ا صفحہ ٦٦)

"ان میں ایسی تصریحات موجود ہیں جن میں واشگاف الفاظ میں قبل از بعثت کے عرصہ میں نفی نبوت اور انکار نبوت ہے" (تصریحات ج ا صفحہ ۹۲)

"صاحب نظریہ کے نزدیک خاتم النبیین کا معنیٰ ہے کہ سب نبیوں کی نبوت کو ختم کر دینے والا اور انہیں منصب نبوت سے محروم کر دینے والا" (تصریحات ج ا صفحہ ۱۰۶)

"بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے لیکن درحقیقت حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبی ہونے کی نفی کر دی ہے" (تصریحات ج ا صفحہ ۱۱۰)

پروفیسر عرفان قادری صاحب لکھتے ہیں:

"اور یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے، اور ارواح انبیاء کی تربیت فرما رہے تھے، پھر آپ علیہ السلام سے معاذ اللہ کون سی ایسی لغزش ہو گئی تھی جس کی پاداش میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تقریباً ۴۰ سال تک اس ارفع و اعلیٰ مرتبہ سے معاذ اللہ معزول کر دیا گیا" (نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آن ہر لحظہ صفحہ ۶۱)

قاضی محمد عظیم صاحب لکھتے ہیں:

”تحقیقات نے بزورِ قلم چالیس سال سے قبل نبوت کی نفی کردی ہے“(توضیحات صفحہ ۲۵۴)

”تحقیقات کا قبل وحی عصمت کو ماننا اور اس کی بنیاد پر ثابت اور محقق نبوت کو نہ ماننا بالکل غلط اور بے بنیاد سوچ ہے“ (توضیحات صفحہ ۴۵۲)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

”کتاب مذکور میں بر سبیل غلط اس گمراہ کن اور باطل نظریہ کے صحیح ہونے کا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ولادت باسعادت کے وقت سے لے کر چالیس سال کی عمر شریف تک معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی نہیں تھے؛ بلکہ اس مدت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اور صرف ولی تھے الخ“ (تنبیہات صفحہ ۱۱)

دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:

”قوم پر احسان عظیم کیا ہے جو نفی نفس نبوت میں نہایت صریح ہے“ (مصلحانہ کاوش صفحہ ۸۴)

سیالوی گروپ کے ایک فرد مفتی غلام حسن قادری کے بارے میں سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

”موصوف یہ بحث چھیڑ کر اپنے پیش رو کی عقیدت کے جوش میں ایک بار پھر اس امر کا اقرار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی ولادت باسعادت سے لے کر چالیس برس تک آپ کو صرف ولی مانتے ہیں، نبی نہیں مانتے، اس طرح سے وہ جلد بازی میں اس بات کو ظاہر کر بیٹھے جسے وہ چھپانا بہتر سمجھتے تھے، الغرض اس سے اپنا منکر نبوت ہونا بیان کر گئے“ (مصلحانہ کاوش صفحہ ۸۰، ۸۱)

مفتی محمود حسین شائق صاحب لکھتے ہیں:

”علامہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس مسودہ میں یہ موقف اختیار کیا کہ آپ پیدائشی نبی نہیں ہیں، اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس سال کے بعد غار حراء میں نبی بنائے گئے، پہلے نبی نہیں تھے“ (پیدائشی نبی ج ا صفحہ ۳۴، ۳۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”علامہ محمد اشرف سیالوی نے رسول اکرم شفیع معظم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائشی نبوت کا انکار کر کے ایک نئے فتنہ کا باب کھولا“ (تجلیات علمی حصہ دوم صفحہ ۳)

مفتی جمیل احمد صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

"حال ہی میں تحقیقات نامی کتاب مصنفہ مولوی محمد اشرف سیالوی منظر عام پر آئی جس میں حضور سید عالم ﷺ کی ذات اقدس وانور سے از ولادت پاک تا چالیس سال نبوت کی نفی کی گئی؛ بلکہ معاذ اللہ یہ ثابت کرنے کی کوشش بھی کی گئی کہ آپ ﷺ چالیس سال کی عمر مبارک سے پہلے نبی بننے کے اہل بھی نہ تھے" (التبشیر ات صفحہ ۸)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی ایک جگہ لکھتے ہیں:

"مصنف تحقیقات کے نزدیک حضور ﷺ میں معاذ اللہ نبی ہونے کی صلاحیت نہ تھی" (سندیلوی کا چیلنج منظور ہے صفحہ ۵)

القصہ مولوی اشرف سیالوی صاحب اوران کی جماعت جس میں کئی بریلوی اکابر ہیں، سب ہی منکرین نبوت ٹھہرتے ہیں، اور جب نبوت کے منکر ہوئے سرکار کی تو پھر سرکار کی ختم نبوت کا بھی تو انکار ہو گیا، اور یہ سب انہی کے اکابر کے فتاویٰ سے مبرہن اور ثابت ہے، اور اسی وجہ سے انہوں نے سیالوی صاحب کے خلاف کتابیں لکھی ہیں۔

باقی رہا اشرف سیالوی وغیرہ کا معتبر ہونا تو حنیف قریشی صاحب کے "مناظرہ گستاخ کون؟" میں اسے قائد بریلویت بتایا گیا ہے، اور مفتی منیب الرحمن صاحب کی تفہیم المسائل ج ۳ کے مقدمے میں اسے مسلک

بریلویہ کیلئے سند اور حجت قرار دیا گیا ہے، تو جب قائد بریلویت ہی منکر نبوت ہیں تو باقی پھر کیا بچا؟

ایک اور دلیل سے۔

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"نبی جنس بشر میں آتے ہیں، اور انسان ہی ہوتے ہیں" (جاء الحق صفحہ ۱۷۳)

تفسیر نور العرفان صفحہ ۶۸۷ سورۂ جن کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"نبوت انسانوں سے خاص ہے"

اور آٹھویں پارہ کے تیسرے رکوع کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"رسول صرف انسان ہوتے ہیں"

تفسیر نعیمی میں لکھتے ہیں:

"رسول صرف انسان ہیں" (تفسیر نعیمی جلد ۸ صفحہ ۱۲۳ رکوع نمبر ۳)

معلوم ہوا کہ رسالت و نبوت کا سہرا اور تاج اللہ نے انسانوں میں سے ہی افراد کو منتخب اور چن کر ان کے سروں پر سجایا ہے، لہٰذا جو ان کی انسانیت اور بشریت کا انکار کرے تو ان کی نبوت کا بھی انکار ہو جائے گا؛

کیونکہ جب وہ انسان نہ رہے تو نبی کیسے بنیں گے؟ کیونکہ نبوت تو انسانوں کو ہی ملی ہے۔

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"جو ذات اقدس سب سے پہلے بشر (ابولبشر) سے بھی پہلے موجود ہو اس مقدس و مطہر ہستی کو بشر کہنا یا ماننا کس طرح صحیح ہے؟" (مصلحانہ کاوش صفحہ ۱۵۱، انوار قمریہ صفحہ ۱۹۴)

مفتی عبدالرحیم اسکندری شر صاحب لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ایک جنس سے دوسری جنس پیدا کرنے پر قادر ہے، جیسے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی والے قصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنس کو دوسری جنس سے پیدا فرمایا، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور بنایا اور بشر سے پیدا فرمایا" (الفتح المبین صفحہ ۱۴۴)

اس کا صاف مطلب ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر نہیں ہیں جیسا کہ ہر عاقل کو سمجھ آ رہا ہے۔

تفسیر نعیمی جلد ا صفحہ ۱۰۰ پر خود مفتی احمد یار نعیمی گجراتی نے لکھا ہے کہ:

"ان کو بشر ماننا ایمان نہیں"

اور بریلوی کتب میں انبار لگے ہیں کہ آپ ﷺ لباس بشریت میں تشریف لائے۔ (دیکھئے! نورالعرفان صفحہ ۱۹، تسکین الخواطر صفحہ ۱۱۷، مقیاس نور صفحہ ۱۳، مواعظ نعیمیہ صفحہ ۱۱۹، مقیاس حنفیت صفحہ ۲۳۴ وغیرھا کتب)

جبکہ غلام رسول سعیدی صاحب جو کہ بریلوی اکابر شمار کئے جاتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

"بعض لوگ سیدنا محمد ﷺ کو انسان اور بشر نہیں مانتے، وہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور ہے اور بشریت آپ کی صفت یا آپ کا لباس" (تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۵۳)

تو یہ بھی رضاخانی گھر سے معلوم ہوگیا کہ لباس بشریت کا قول انکار بشریت ہے، تو لباس بشریت ماننے والے سارے کے سارے منکرین نبوت جا ٹھہرے، اور جنہوں نے انکار بشریت کیا وہ بھی بقول رضاخانی حضرات نبوت ورسالت کے منکر ٹھہرے، اور جب نبوت ورسالت کا انکار ہوا تو پھر خاتم الانبیاء آپ ﷺ کیسے ٹھہرے؟ (العیاذ باللہ من سوء الفہم والجہل)

ایک اور دلیل سے

فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"جب سے نبی سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی" (ختم نبوت صفحہ ۴۱)

دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

"تمام انبیاء و مرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے" (تجلی الیقین صفحہ ۸۷)

آپ نتیجہ خود ہی نکال لیں کہ سارے انبیاء کی نبوت پر ہی ہاتھ صاف فرمادیا؛ کیونکہ معلوم یہ ہورہا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخلیق آدم سے پہلے نبوت ملی، اور آپ کو ملنے کے بعد کسی اور کو نہیں مل سکتی، تو پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیائے کرام کی نبوت کا کیا بنا؟ تو انکار ہی صراحۃً نظر آرہا ہے۔

ایک اور دلیل سے

ملت بریلویہ کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت فرض کرنا بھی کفر ہے، اور وہ اس کو ختم نبوت کے انکار کے مترادف سمجھتے ہیں۔

چنانچہ مولوی محمد عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

"تحذیر الناس ۔۔۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی

کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، ثابت ہوا کہ بانی مرزائیت دیابنہ ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی پیدا کرنے کے درپے ہیں (العیاذ باللہ من ھذا الافتراء۔ از: قادری) اور احناف کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے" (مقیاس حنفیت صفحہ ۱۹۸)

چنانچہ آپ نے دیکھ لیا کہ فرض کرنے کو بھی انکار ختم نبوت سمجھتے ہیں، اسی لئے تو نانوتوی صاحب پر اعتراض ہے، جبکہ فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے" (ختم نبوت صفحہ ۴۳)

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ سے محروم نہ رہتا" (نور العرفان صفحہ ۸۰۶)

اسی نور العرفان میں ہے:

"اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔۔۔وغیرھا'

تو ان لوگوں نے بھی نبوت کو فرض کر کے انکار ختم نبوت کیا، ہے کوئی رضا خانی جوان کو انکار ختم نبوت کی زد سے بچا سکے؟

ایک اور دلیل سے

رضا خانی حضرات کی سنئے!

مولوی تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں:

”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء کی علیہم السلام کی نبوت ورسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوت ورسالت قرار دینا قرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا صریح انکار ہے“ (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۱۹۷)

اسی طرح مولوی غلام نصیر الدین سیالوی نے بالذات اور بالعرض فرق کرنے کو انکار نبوت قرار دیا ہے۔ (دیکھئے! عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد ا صفحہ ۱۹۸)

بالعرض کا معنیٰ مجازی تبسم صاحب نے خود لیا ہے، ہم تو بالذات کا معنیٰ یہ لیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت اللہ نے بلا واسطہ دی ہے، تو آپ کی نبوت بالذات ہے اور باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور واسطہ سے عطا فرمائی ہے لہٰذا وہ بالعرض ہے، باقی

اس پر اپنی طرف سے حواشی چڑھانا انہی کو زیبا ہے۔

رضاخانی حضرات توجہ فرمائیں! یہ فرق تو آپ کے گھر میں بھی ہے۔

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

"حضور ہی سر الوجود و منبع الوجود و اصل ہر بود ہیں، وجودات عالم ضرور وجود حقیقی کے ظلال و پرتو ہیں، مگر اولاً و بالذات پرتو ذات و ظل صفات جامع الکمالات حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات ہے، پھر ثانیاً و بالعرض حضور کی وساطت سے مرتبہ بہ مرتبہ تمام عالم اسی تجلی نور سے روشن ہے" حیات اعلیٰ حضرت جلد ا صفحہ ۳۴۰)

اگر بالعرض کا معنی مجازی اور انکار ہی ہوتا ہے تو پھر سارے انبیاء کے وجود اور ان کے انوار نبوت کا انکار فاضل بریلوی نے ہی کر دیا ہے، لہٰذا بریلوی اصول سے وہ منکر نبوت انبیاء ٹھہرے۔

فاضل صاحب آگے لکھتے ہیں:

"حضور کے احسانات کہ بے حد و غایات ہیں دو قسم ہیں:

دینیہ کہ اولین و آخرین حتی کہ انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والسلام اجمعین جس نے جو نعمت ایمان و دولت عرفان پائی حضور

خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں سے ملی، حضور ہی کی بدولت ہاتھ آئی"
(حیات اعلیٰ حضرت جلد ا صفحہ ۳۵۰)

علامہ کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

"حضور تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں"
(نبوت عندالشیخین صفحہ ۲۰)

"نیز حضور عالمین کے وجود کا سبب اور واسطہ ہیں" (نبوت عندالشیخین صفحہ ۱۹)

مولوی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

"جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبوت میں بھی اصل اور واسطہ ہیں الخ
"(نبوت عندالشیخین صفحہ ٦)

مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منصب نبوت میں اصل ہیں" (الکلام الاوضح صفحہ ۱۹۲، سرور القلوب صفحہ ۲۲٦)

تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں:

"لفظ اصلاً ہی بالذات کا ترجمہ ہے، لفظ اصل ذات کے معنیٰ میں آتا ہے، یا نہیں؟ اس کے متعلق بے شمار لغوی استشہادات پیش کئے جا سکتے

ہیں“(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۱۶۲)

یعنی اصل کا لفظ ذات کے معنیٰ میں آتا ہے تو پھر سارے بریلوی حضرات کے قائدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو اصل یعنی ذاتی مان رہے ہیں تو لامحالہ باقی انبیاء کی نبوت اصل یعنی ذاتی نہ ہوئی، بلکہ بالعرض ہوئی، تو ساری بریلویت ہی اپنے علماء کے فتوؤں سے منکر نبوت انبیاء ٹھہری۔

ایک اور دلیل سے

سید بادشاہ تبسم شاہ لکھتے ہیں:

”اس اثر (اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما) کو صحیح ماننے سے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل اور نظیر ہونے کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے، وہیں ختم نبوت کے اجماعی عقیدے پر بھی زد پڑتی ہے“(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۴۱)

”اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں“(جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ صفحہ ۱۲)

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

”ان کی رائے میں اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں“(محاسبۂ دیوبندیت ج

۲ صفحہ ۴۵۱)

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

”اگر نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح وتقویت کیوں کر رہے ہیں“ (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ج ا صفحہ ۱۹۲)

جبکہ رضاخانی حضرات واکابر کی مصدقہ کتاب شرح صحیح مسلم میں غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

”امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس کے اس قول کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے **هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه** اس حدیث کی سند صحیح ہے، اور امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا، علامہ ذہبی نے عن عطاء بن السائب عن ابی الضحی عن ابن عباس اس سند کے ساتھ حدیث کا ذکر کیا ہے، اور لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے، حضرت ابن عباس کا یہ قول ہر چند کہ سنداً صحیح ہے؛ لیکن درایۃً صحیح نہیں“ (شرح صحیح مسلم ج ۴ صفحہ ۴۵۱)

اس روایت کو صحیح تو رضاخانی بھی مانتے ہیں، ہاں اتنی بات سے دھوکہ نہ کھایا جائے کہ درایۃً کی بات بھی تو لکھی ہے، اس کا جائزہ ہم آگے

لینے والے ہیں۔

تو رضاخانی اکابر نے روایت کو صحیح مان کر ختم نبوت کا انکار کر دیا اور ہم یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک اور دلیل

رضاخانی علماء کہتے ہیں:

"جب مصنف تحذیرالناس اس اثر کے مضمون کو صحیح سمجھتے ہیں تو وہ ختم زمانی کے قائل کیسے ہیں؟ جب کہ مرزائی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک نبی ماننے سے ختم نبوت کے منکر ہیں، تو نانوتوی صاحب چھ نبی ماننے کے بعد ختم نبوت زمانی کے قائل کیسے ہیں؟" (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ج ا صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳)

مولانا محمد احسن نانوتوی (متوفی ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۴ء) نے قیام بریلی کے زمانہ (۱۸۵۱ء تا ۱۸۷۷ء) میں جب اپنے اس مسلک وموقف کا اظہار کیا کہ مختلف طبقات ارض میں بھی انبیاء کرام مثل آدم ونوح، محمد علیہم الصلاۃ والسلام موجود ہیں، اور اس کی بنیاد اثر ابن عباس کو بنایا، تو حضرت مولانا نقی علی بریلوی نے اس کا زبردست تعاقب کیا کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے" (رسائل فضل رسول بدایونی مقدمہ صفحہ ٦٠)

مولوی غلام رسول دستگیر قصوری صاحب لکھتے ہیں:

"اس روایت کے ضعیف ومخالف قرآن واجماع کے ہونے سے قطع نظر کریں تب بھی ہم کو مضر نہیں ہے؛ کیونکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کے ممتنع بالذات ہونے کے اس جہان دنیا میں قائل ہیں، پس اگر کوئی اور جہان ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں، اور ایک ان کا خاتم ہو، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نبی اور خاتم میں ہو تو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم نہیں کرتے" (تقدیس الوکیل صفحہ ۱۳۴)

اس کتاب کی تصدیق وتائید انوار آفتاب صداقت میں یوں ہے:

"مولانا غلام دستگیر علیہ الرحمہ تمام کاغذات بحث کو جو تحریری ہوئی تھی لے کر حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کو تشریف لے گئے، اور اخیر ماہ شوال ۱۳۰۷ھ میں بروقت اقامت مکہ معظّمہ کے ان کاغذات بحث کا عربی میں ترجمہ کرکے روبرو علماء مکہ معظّمہ پیش کیا، ان کی تصدیق کے بعد جب آپ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو وہاں کے علماء اور مفتیان باوفا کے روبرو پیش کیا، انہوں نے بھی نہایت خلوص سے تصدیق فرمائی، اور حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب کی تعریف اور مدح فرمائی" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۸۰)

پھر آگے لکھا ہے:

"یہ پاک کتاب مستطاب دیگر علماء کرام کی تقاریظ سے مکمل ہو کر ۳۲۴ صفحہ کے حجم میں مع ترجمہ اردو صدیقی پریس قصور ضلع لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی، اور اہلسنت و جماعت کیلئے فیض عام ہوئی" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۸۱)

"اس کتاب لاجواب کا جواب آج تک نہیں ہو سکا" (صفحہ ۸۲)

ہم نے مختصراً اس کتاب کی تعریفات نقل کر دی ہیں۔ اب سنئے! یہ کتاب انوار صداقت فاضل بریلوی کی مصدقہ و مؤیدہ ہے، اور انہوں نے حرف بحرف سنا ہے۔

دیکھئے! انوار آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ:

"اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حافظ قاری حاجی مولانا بالفضل والعلم اولٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ بریلوی کو کہ انہوں نے بتیس یوم میں اس کتاب کو فقیر سے حرف بحرف سنا اور پھر اپنی تقریظ لکھی" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۱۴)

اب بتائیے! حرف بحرف سنا تو تقدیس الوکیل کی تعریف و تصدیق کو بھی تو سنا، مگر رد نہ کیا، تو فاضل بریلوی صاحب بریلوی اصول

وضابطہ سے ذمہ دار ٹھہرے، لہٰذا تقدیس الوکیل کی عبارت کی تائید وتصدیق فاضل بریلوی صاحب سے ثابت ٹھہری، باقی رضا خان صاحب تقریظ وتصدیق اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک مکمل نہ دیکھ لیتے۔

چنانچہ فضل احمد لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

"فقیر اس کتاب کو لے کر بریلی شریف حاضر ہوا۔۔۔۔۔حضرت دیکھ کر خوش ہوئے، اور فرمایا کہ جب تک میں از خود اس کتاب کو بالاستیعاب نہ دیکھ لوں تب تک میری تسلی نہیں ہوسکتی، اور نہ میں اس پر کوئی تقریظ لکھ سکتا ہوں" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۰۷)

تو انوار آفتاب کو مکمل سن کر تقریظ لکھنا اس بات کی دلیل ہے، لہٰذا فاضل صاحب نے تقدیس الوکیل کو ملاحظہ کیا ہوگا تبھی تو تصدیق وتعریف وتائید ہے۔

اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ رضا خان صاحب اپنوں ہی کے فتوے سے منکر ختم نبوت ٹھہرے، تقریظ لکھنے والا کس حد تک ذمہ دار ہوتا ہے؟ اپنے ہی علماء کی کتب مثلاً "تنبیہات بجواب تحقیقات" اور "لطمۃ الغیب" وغیرہا ملاحظہ فرمائیں۔

ایک اور طرز سے

غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

"بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا انی عنداللہ بمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینہ اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں؛ کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے، اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانۂ نبوی کوئی اور نبی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الہٰی میں نبی تھے، بالفعل نبی نہیں تھے، تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے؟ آخری نبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا اعطاء ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا" (تحقیقات صفحہ ۳۹۳، ۳۹۴)

اور سیالوی گروپ نے اسی وجہ سے یہ کہا کہ تحقیقات جب لوگ مذہبی چال بازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ عن قریب انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا، تو اس وقت امام احمد

رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ۴۱۵ صفحات کی یہ کتاب لکھی۔(مجلہ حجۃ الاسلام لاہور صفحہ ۲۶۲، اشرف سیالوی نمبر)

سیالوی گروپ لکھتا ہے:

"عقیدۂ ختم نبوت سے چشم پوشی اور نام فدایان ختم نبوت

فدایان ختم نبوت کی عقیدۂ ختم نبوت سے غفلت سعیدی صاحب کا رسالہ نشر کرنے والے گروہ کا نام فدایان ختم نبوت لکھا ہے، علامہ آلوسیؒ نے **ما کان محمد** کے تحت تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے ختم نبوت کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخر میں وصف نبوت سے متصف ہوئے، اگر اسی عالم ارواح والی نبوت کا اظہار ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی نہیں قرار پائیں گے، اس کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں ایک پیر صاحب نے اپنے چند مریدوں کو خلافت دی اور جسے سب سے پہلے خلافت دی اسے کہا کہ ابھی تم نے اظہار نہیں کرنا، دوسروں نے اظہار کر دیا، ان کے بعد یہ خلیفہ صاحب گویا ہوئے کہ مجھے سب سے پہلے خلافت ملی تھی، مگر میں تمہیں اب بتا رہا ہوں، اور یہ بات ثابت ہو جائے کہ واقعی انہیں پہلے خلافت ملی

تھی تو انہیں آخری خلیفہ کہا جائے گا؟

قارئین! انصاف فرمائیں! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب سے سرکار کو نبوت ملی اللہ نے کسی کو نبی نہیں بنایا، اگر نبوت وہی عالم ارواح والی ہے اور دنیا میں صرف اظہار کا حکم ہے تو اب تمام انبیاء کی نبوت کا انکار لازم آئے گا۔

یہ اچھے فدایان ختم نبوت ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کو اپنے مخصوص نظرئے پر فدا کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں اور ان کے نظرئے کو اپنایا جائے تو کہیں یہ خرابی کہ حضور خاتم النبیین نہ رہیں اور کہیں یہ کہ باقی انبیاء کی نبوت کی نفی العیاذ باللہ" (مولانا عبدالمجید سعیدی کو دعوت حق صفحہ ۲۰،۲۱)

تحقیقات والی بات کو مفتی نذیر احمد سیالوی نے بھی نقل کیا ہے، تائیداً ہم وہ بھی نقل کر دئے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"اور جناب صاحبزادہ صاحب نے مزید لکھا ہے کہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو ہو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں؟" (محاکمہ عطائیہ کا منصفانہ جائزہ صفحہ ۳۰)

یہی سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

”علامہ (سعید احمد) اسعد نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کا انکار کر دیا ہے، اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس نبوت کے تسلیم کرنے سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی کی ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، جو قطعی طور پر کفر ہے“ (خاتم النبیین کا معنیٰ صفحہ ۲۳)

یہی سیالوی صاحب مولوی سعید احمد اسعد صاحب کا نظریہ یوں بیان کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عالم ارواح میں حقیقۃً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کا عقیدہ رکھنے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اور بندہ یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے“ (تصریحات جزء ثانی صفحہ ۴۲)

مفتی عبد المجید خان سعیدی صاحب مولوی سعید احمد اسعد صاحب کی تقریر کا اقتباس کرتے ہیں کہ:

”موصوف نے نہایت ہی خطرناک طرز پر اپنے سامعین کو مخاطب کر کے ان سے سوال کیا کہ بتاؤ اگر حضور کو پہلے سے نبی مان لیا جائے تو ختم نبوت کا کیا مطلب ہوگا؟ یعنی آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکیں گے؟“ (مسئلہ نبوت عند الشیخین صفحہ ۲۵)

سیالوی گروپ کا نامی گرامی مولوی مفتی غلام حسن قادری صاحب لکھتا ہے:

"میں اس کو نزاع لفظی نہ کہوں تو کیا کہوں؟ یا پھر فریق مخالف در پردہ ختم نبوت کے عقیدے کو کمزور کر کے قادیانیت کو نادانستہ طور پر تحفظ دے رہا ہے" (ایک غلط فہمی کا ازالہ صفحہ ۸)

قارئین گرامی قدر! سیالوی گروپ اپنے مخالفین بریلوی حضرات کو جو عالم ارواح سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مانتے ہیں ان کو ختم نبوت کا منکر اور قادیانی وغیرہ سب کچھ کہتا ہے جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں۔

اب دیکھئے! فاضل بریلوی کا قول عالم ارواح سے نبوت ماننے والا ہم پیچھے نقل کر چکے ہیں۔

مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں جلوہ گر تھے" (رسائل نعیمیہ صفحہ ۶۴)

مولوی امجد علی صاحب لکھتے ہیں:

"سب سے پہلے مرتبۂ نبوت حضور کو ملا، روز میثاق تمام انبیاء سے

حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا" (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۶)

مولوی محمود احمد رضوی صاحب لکھتے ہیں:

"حضور نے فرمایا میں خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جبکہ آدم آب وگل میں تھے" (دین مصطفیٰ صفحہ ۸۵)

اسی موقف پر درج ذیل کتب بھی وجود میں آئیں

"تنبیہات، مصلحانہ کاوش، نبوت عندالشیخین، تصریحات، نبوت مصطفیٰ، نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ، توضیحات، تجلیات علمی، اہم شرعی فیصلہ، نبی الانبیاء والمرسلین، خلاصۃ الکلام، مولانا اشرف سیالوی کو دعوت حق وغیرھا۔

تو یہ سب بشمول رضا خان فریق اول کے نزدیک ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

ایک اور دلیل سے

پیر مہر علی شاہ صاحب نے امکان نظیر کے قائلین کو ماجور و مثاب اور اللہ ان کی سعی کو قبول و منظور فرمائے وغیرھا الفاظ سے یاد کیا ہے۔ (دیکھئے! فتاویٰ مہریہ صفحہ ۹)

مگر رضا خانی تبسم بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ایک اور مسئلہ نکالا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر ممکن ہے، اس عقیدے سے بھی ختم نبوت پر زد پڑتی ہے" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۲۵)

معلوم ہو کہ پیر صاحب نے منکرین ختم نبوت کو ماجور ومثاب وغیرہ قرار دے کر قائلین ختم نبوت کے ساتھ وفاداری نہیں کی، یہ تبسم صاحب کی بات خلاصہ نکلا، لہٰذا کافر کو کافر نہ کہہ کر تبسم کے مذہب کا خون پیر صاحب نے کر دیا، اور اب خود پیر صاحب بریلوی مسلک میں محل نظر ٹھہرے، وگرنہ رضا خانی حضرات منکرین ختم نبوت کا ساتھ دینے والے ٹھہرے۔

ایک اور دلیل اور رضا خانیت کا خون

مولوی اشرف آصف جلالی کی مصدقہ کتاب "ختم نبوت اور تحذیر الناس" میں لکھا ہے کہ:

"اسی طرح جو کوئی خاتم کے معنیٰ میں تبدیلی کرے گا مسلمان نہ رہے گا، قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرمادیا تو یہ آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہوگئی، آخری نبی کا معنیٰ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا، صحابۂ کرام، تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ وایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا، جملہ ائمۂ کرام، مفسرین ومحدثین نے

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی بتایا کی خاتم بمعنیٰ آخری نبی ہے، اسی پر اجماع ہے اور تواتر ثابت ہے، اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی، نہ کوئی تخصیص ؛ بلکہ تاویل و تخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہوگا، اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۲۳)

یہی اشرف آصف جلالی صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنیٰ محققین نے یہ بیان کیا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو جمع کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک میں رکھ دی، اور آپ کے دل کو اس نبوت کیلئے معدن قرار دے دیا، نبوت کو دل میں رکھنے کے بعد مہر لگادی تاکہ کسی دشمن کو نبوت کو چوری کرنے کی توفیق نہ ہو سکے، اور نبوت کی چوری کی طرف اس کو راستہ نہ مل سکے، نہ شیطان کے وسوسے کو راستہ ملے اور نہ نفس کی خواہش کو راستہ ملے" (العاقب مارچ ۲۰۱۲ء صفحہ ۳۲)

کیوں جی تبسم صاحب! آپ کا فتویٰ تقریظ لکھنے والے حضرت کے سر ہی کام آگیا، تبسم صاحب نے خود ہی خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب

کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہونچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کرلیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں، تو نہایت مناسب ہوگا، کیا زید پر فتوی لگایا جاسکتا ہے یا نہ؟ جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائیگا۔ الخ "(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۴۳۴)

لو جی! یہ بھی آخری نبی معنی نہ کرنے کی گنجائش چھوڑ رہے ہیں، اور آپ نے نقل کر کے تائید بھی کردی، لہٰذا آپ کا فتویٰ آپ کے سر ہی آ پہونچا۔

مزید تفصیل کیلئے فقیر کی کتاب "دفاع ختم نبوت صفحہ ۱۷۴ تا صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ فرمائیں، کئی بریلوی اکابر پر یہ فتویٰ سج جائیگا اور معلوم ہوجائیگا کہ ان کی نظر میں کون کون سے اپنے افراد ختم نبوت کے منکر ہیں؟